سورة کا آخری حصہ ہے۔ پہلے ہم پورے سبق کا خلاصہ دیکھیں گے، پوری سورت میں ہم نے قر آن کا آخری حصہ ہے۔ پہلے ہم پورے سبق کا خلاصہ دیکھیں گے، پوری سورت میں ہم نے قر آن کا ذکر بار بار سااور نبی منگا نظیم کی دعوت کے جواب میں ان لوگوں کی اپنی مرضی کرنا، آخری سبق میں ہم نے دیکھا انھوں نے نت نئے مطالبات رکھے، جن کا اللہ کے نبی کی دعوت اور ان کی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ جس دن یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے دل میں صدایت کی بھوک نہیں ہے۔ طلب نہ ہو تو کھایا نہیں جا تا، بالکل اسی طرح سے ان لوگوں کا بھی حال دکھائی دیتا ہے، تو اللہ تعالی نے اس کے جواب میں ایک جملے میں بات ختم کر دی تھی۔ تم جو کرتے ہو کرتے رہو، سجان ربی، رب پاک ہے، تم اسلام لاؤنہ لاؤ، قر آن کو مانونہ مانو، اس نبی کی قدر کرونہ کرو، اللہ کو اس کی پرواہ نہیں۔ اور نبی گی نہیں تو اس کا انجام نبیل ویہ نبی تو اس کا انتہام کا دیا تھا۔ تا ہوں کا انتہام کی زبان سے س کرنہ مانیں تو اس کا انجام بلاکت ہے۔

آج کے سبق میں پہلے ہی آیتوں میں ہم دیکھیں گے کہ لوگ ہدایت کی دعوت پر لبیک کیوں نہیں کہتے؟ پھر ان کے پھر مطالبے کے جواب ہیں کہ تم اس نبی منگا لیکٹی سے جو مطالبے کرتے تھے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ ہدایت اسے ہی ملتی ہے جس نے ہدایت مانگی اور جس کے لئے ہدایت کاراستہ اللہ نے آسان کر دیا۔ کوشش اور خواہش کے باوجو دبھی بعض لوگ اس کو نہیں پاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی پچھ نشانیاں بیان کرتے ہوئے بنی اسر ائیل کی پچھ باتیں پڑھیں گے، سورت کانام بھی بنی اسر ائیل تھا۔ پہلے ہی سبق میں دوسری آیت سے شروع ہوکر آگے کی چند آیات میں بنی اسر ائیل کے چار واقعات تھے۔ اور آج کے سبق میں ہم پھر بنی اسر ائیل کی

تاریخ کی کچھ باتیں اور سب سے بڑھ کر ہم بنی اسر ائیل کا مستقبل پڑھیں گے۔ قر آن مجید میں تو بہت سی جگہ پر پڑھا کہ بنی اسرائیل نے کیا کیا، اب آنے والے دور میں اس قوم کے ساتھ ہونا کیا ہے،
قیامت سے پہلے اس کا اشارہ ہمیں آج کی ان آیات میں ملے گا، اور اس کے بعد وہ سچ لوگ جن کے دلوں میں تعصب نہیں ہوتا، وہ لوگ جب قر آن سنتے ہیں تو ان کے جسم اور دل کی حالت کیا ہوتی ہے۔ اور آخری آیات میں اللہ سبحانہ تعالی کی حمد کے ترانے۔ آیئے شر وع کرتے ہیں اپنے آپ کو ان آیتوں کے سانچے میں ڈھالتے ہوئے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنُ يُؤُمِنُوۤ الْدُجَاءَهُمُ الْهُلَى اِلْآاَنُ قَالُوۡۤ الْبَعَثَ اللهُ بَشَرًا مَّسُولًا ﴿٩٣﴾ اورجب لوگوں کے پاس ہدایت آگئ توان کو ایمان لانے سے اس کے سواکوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدانے آدمی کو پیغیبر کرکے بھیجاہے

اسبات کوہائی لائیٹ کرلیں۔ اَبَعَثَ اللهُ بَشَوَّلًا کیااللہ نے بھیجاہے ایک بشر کورسول بنا کر؟ لیعنی حیرت کااظہار کرتے تھے۔ اچھاان کواللہ نے رسول بناکر بھیجاہے۔ ہم تورسول کوہیر وسبھھ رہے تھے۔ حقیقت میں لوگوں کوجو چیز ہدایت کی طرف آنے سے روکتی ہے وہ رسول کا کر دار نہیں بلکہ رسول کوماننے کے بعد ان پر لگنے والی پابندیاں ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم بھی پینمبر کورسول ماننے کی بجائے ہیر ومانتے ہیں۔ تعظیم بہت کرتے ہیں، فالو نہیں کرناچاہتے۔ محبت کرتے ہیں، اتباع ماننے کی بجائے ہیر ومانے ہیں۔ تعظیم بہت کرتے ہیں، قالونہیں کرناچاہتے۔ محبت کرتے ہیں، اتباع نہیں کرناچاہتے، کوئی پچھ کہے تو غصے میں آجاتے ہیں، مگر اس نبی کے پیغام کوعام نہیں کرتے۔ محبت کے باوجود ذہنی طور پر بہت فاصلہ ہے۔ کوئی ہمارے نبی کاکارٹون بنا تا ہے تو ہم اس کاری اکشن شو کریں، لیکن نبی کے حلیئے والے بندے کو ہم بھی بھی کارٹون کہہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ان آیات میں کریں، لیکن نبی کے حلیئے والے بندے کو ہم بھی کھی کارٹون کہہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ان آیات میں

بتا تا ہے، تم نبیوں کی ذات کو بشر ہونے کی وجہ سے جھٹلاتے ہو؟ تواللہ کوئی فرشتہ بھیجے دیا، پچھلے سبق میں ہم نے پڑھا کہتے تھے فرشتہ ہی آجا تا کوئی۔اللہ ہی آجا تا یا فرشتے ہی آجا تیا فرشتے ہی اولئے۔ پھر تم نے کہنا تھا یہ تو فرشتے ہیں۔ا بھی بھی لوگ نہیں مانتے، جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاخو بصورت کر دار لوگوں کے سامنے آتا ہے تو کہتے ہیں باں بی ان کی تو کیابات ہے۔ یعنی بس ہمیں کاخو بصورت کر دار لوگوں کے سامنے آتا ہے تو کہتے ہیں باں بی ان کی تو کیابات ہے۔ یعنی بس ہمیں چھوڑ دیں وہ تو نبی پاک تھے۔وہ تو چنے ہوئے تھے۔ان کے توا کلے پچھلے گناہ بھی معاف تھے۔ان چلیکے مان لیس، ابو بکررضی اللہ عنہ وہ تو آپ کی اور میر کی طرح کے گوشت بوست کے انسان تھے۔ان پر نہوی آتی تھی نہ کچھا اور تھا، ان کے بارے میں کیا نیال ہے؟ حضرت عمر گہاں سے بلٹ کر آئے۔ پر نہوی آتی تھی نہ کچھے ہوئے ہیں۔ آپ کو ہماری مجبور یوں کا نہیں بتا؟ آپ تو بڑے مطمئن ہو کے بیٹے ہوئے ہیں۔ آپ کو سارے غم کسے پتہ چلیں جن سے ہم گزرتے ہیں۔ آپ مطمئن ہو کے بیٹے ہوئے ہیں۔ آپ کو سارے غم کسے پتہ چلیں جن ہم جسے ہی حالات کا شکار دیکھیں حضرت ابو بگر، حضرت عمر اور سینکڑوں صحابہ کر ام ایسے ہیں جو ہم جسے ہی حالات کا شکار سینکڑوں شہیں منا؟

کیونکہ ان کے دلوں میں طلب نہیں ہے۔ اصل بات سے ہے۔ ججھے یہ آ یت ہمیشہ روک لیتی ہے۔ میں جب اس آ یت کو پڑھتی ہو تو میر ادل دکھی ہو جاتا ہے۔ کبھی آپ اس کے عربی کے حسن کو دیکھیں۔ شاید آپ پھر میری بات سے اتفاق کریں۔ وَمَامَنَعَ النّاسَ اَنْ یُؤُومِئُوٓ الوں کس چیز نے لوگوں کو منع کیا اس بات پہ عمل کرنے سے ؟ آپ اپنے اوپر لے کر سوچیں۔ اور کسی چیز نے ان کو روکا کہ ان پر عمل کرنے سے ان کی دعوتوں نے ؟ ان کے کھانوں نے ؟ ان کی شاویوں نے ؟ ان کی پارٹیوں نے ؟ ان کی باز ریوں نے ؟ ان کی باز گری ہیں ہیں۔ بڑی سی د نیاداریوں نے ؟ بی ہی چیزیں ہمارے راستے کی کتنی بڑی رکاو ٹیس ہیں۔ بڑی سی دیوار بن جاتی ہیں ، ہمارے اور ہدایت کے در میان۔ دعوت کرتے ہیں ، دعوت ایکاتے ہیں ، آتے ہیں دیوار بن جاتی ہیں ، ہمارے اور ہدایت کے در میان۔ دعوت کرتے ہیں ، دعوت ایکاتے ہیں ، آتے ہیں ، آتے ہیں ،

جاتے ہیں، اس میں اتنا تھک جاتے ہیں کہ بیار ہو جاتے ہیں۔ ٹائم نہیں ملتا اس کی وجہ سے ضح آ تکھ نہیں کھلتی۔ پھر اس کی وجہ سے توجہ آئی بٹ جاتی ہے کہ ایک دن کے کھانے کی چار دن تیار ک۔ اور چار دن گھر کے کام کو اور کھانے کو سمیٹنے میں مصروف، صفائیوں میں گزر جاتے ہیں۔ پھر دعوت کا دن آجا تا ہے۔ آپ زندگی میں دیکھیں جب تک ہدایت کی طلب نہیں جاگتی آپ اور میں ہدایت پر اکھے نہیں ہوسکتے، آپ کتنے ہی بیارسے کسی کو کیوں نہ بلالیں وہ نہیں آئے گا۔ جب تک آپ اس کے اندر ہدایت کی طلب بیدانہ کریں۔ پھر ایک سے وائی کاکام کیا ہے، بلانے سے زیادہ، پیغام دینے سے زیادہ، ہدایت کی طلب دوسروں میں پیداکرے گا، یہ ہدایت کی طلب دوسروں میں پیدا کرے گا، یہ ہدایت کی طلب دوسروں میں پیدا کرے گا، یہ پر ایک تجربے سے ، اپنے عمل سے ہو گا۔ جس کے دل میں تکبر ہو تا ہے وہ کبھی دوسر کی بات کو اہمیت نہیں دیتا۔ اس لئے اللہ تعالی کہتے ہیں جو تم کرتے ہو، جو تم کہتے ہو تمہاری مرضی۔ کی بات کو اہمیت نہیں دیتا۔ اس لئے اللہ تعالی کہتے ہیں جو تم کرتے ہو، جو تم کہتے ہو تمہاری مرضی۔ لیکن بات یہ جالفرض اگر ہم تمہاری بات مان لیتے۔ اور فرشتے کو بھتے دیتے نبی کی بجائے تو کیا ہو تا اس کے ساتھ ہی د کھی دیتے آگی آ بیت کو ؟

قُلُ لَّوْ كَانَ فِي الْآئَ ضِ مَلَيِكَةً يَّمُشُونَ مُطْمَيِنِّينَ لَنَزَّ لَمَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا تَاسُولًا ﴿٩٥﴾ كهه دو كدا گرزمین میں فرشتے ہوتے (كداس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام كرتے (یعنی بستے) توہم اُن كے ياس فرشتے كو پنجمبر بناكر سجتے۔

سید هی سی بات ہے، دنیا میں چونکہ انسان بستے ہیں۔ انسانوں کی ہدایت کے لیے انسان نبی بناکر بھیجے گئے۔ دنیا میں فرشتے ہوتے تو فرشتے کو نبی بناکر بھیجے دیاجا تا۔ اس میں کیابڑی بات ہے۔ دیکھئے بات فرشتے اور انسان کی نہیں ہے، بات یہ ہے کہ جووہ تمہیں دیتے ہیں اس سے تم کو کیاچا ہیئے اور اگر انسان کے پاس انسان آتا ہے توایک جیسی بات، ایک جیسی ضروریات، ایک جیسا کھانا، ایک جیسی

سہولیات، اس کا بھی کھانا، اسکا بھی بینا، اس کے بھی وہی احساسات، اسکے بھی رشتے، جیسے تمہارے احساسات، اور جذبات ہیں اس کے بھی ہیں، اس نبی کی بھی بیویاں، ضرور تیں مسائل ہیں، کئی قشم کے مسائل ہیں، ان کی زندگی میں ویکھ لو، جس طرح وہ اللہ کی بات مانتاہے، تم بھی اللہ کی بات مانو، وہ تمہارے لیے ایک رول ماڈل ہے، تو فرشتوں کو بھیجنا کیا بڑی بات ہے۔ ہاں وہ فرشتوں کو بھیج گا کب المک الموت اے ساتھ پھر کیا ہوگا؟

قُلْ كَفَى بِاللهِ شَهِيْنًا اَبِيْنِي وَبَيْنَكُمْ النَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيُراً ابْصِيْرًا ﴿ ٩٧﴾ كهه دوكه ميرے اور تمهارے در میان خداہی گواہ کافی ہے۔ وہی اپنے بندول سے خبر دار (اور ان کو) دیکھنے والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے،اللہ کافی ہے گواہ میرے اور تمہارے در میان۔ بہت یا تیں ہوں گئیں، بہت بحث ہو گئی، اب اپنامعاملہ اللہ کے سیر دکر تاہوں،میرے اور تمہارے نچے وہ گواہ ہے اِنگاہ کان بِعِبَادِ ہِ حَبِیْرِ اُ بَصِیْرًا بِ شک وہ اپنے بندوں سے خوب خبر دارہے۔اس کو اپنے بندوں کی خبر بھی ہے اور ان کو دیچہ بھی رہاہے۔ایسے محسوس ہو تاہے جیسے بات ختم کرنے کا انداز ہے۔ جس کو ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں مٹی یاؤ۔ نہیں مانتے تونہ مانو میری بلاسے ، مجھے کیاتم جانو تمہارارب جانے۔ بات پہنچانی تھی پہنچا دی۔ کل تم پیرنہ کہہ دو کہ بات نہیں پہنچائی اب میں نے حق اداکر دیاہے۔ تم نے حجطلانے کاحق ادا کر دیا، توتم جانواور تمهارارب جانے۔ اور بیہ حقیقت ہے، بیہ وقت آ جا تاہے جب انسان بیہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ نہیں مانتے تو پھرنہ مانیں۔ پھروہ محبت تیزی ختم ہو جاتی ہے۔ کسی کی ہدایت کے لئے جو جذبے دل میں موجزن ہوتے ہیں، وہ بھی ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ رہ گئی بات تمہارے نصیب کی، آیتوں کو پڑھ لو، دیکھ لو تمہارا کیاانجام ہے

وَمَنُ يَهُ لِاللَّهُ فَهُوَ الْمُهُتَلِ وَمَنُ يَّضُلِلُ فَلَنُ تَجِلَ لَهُ مُ أَوْلِيَا عَمِنُ دُوْنِهُ وَنَحُشُرُ هُمْ يَوْمَ الْقِيلِمَةِ عَلَى وَ وَمَنُ يَتَضَالُولُ هُمْ يَعَلَى اللَّهُ عُمْ يَا قَرْبُكُمًا قَصْمًا مَّأُولُهُمْ جَهَنَّهُ مُّ كُلَّمَا خَبَتُ زِدُهُمْ مَعِيْرًا ﴿ 9 ﴾ اور جس شخص كو خدا بدايت و عوبى بدايت ياب ہے۔ اور جن كو كمر اه كرے تو تم خدا كے سوااُن كے رفيق نہيں پاؤ كے۔ اور ہم اُن كو قيامت كے دن اوند هے منه اند هے گونگے اور بہرے (بناكر) الحائيں گے۔ اور ان كا مُحكانه دوز خ ہے۔ جب (اس كى آگ) بجھنے كو ہوگى تو ہم ان كو (عذاب دينے كے لئے) اور بھڑكا ديں

گ

وَمَنُ يُهُو اللّهُ فَهُو الْمُهُمَّةِ اور جسے الله ہدایت دیتا ہے بس وہی صرف ہدایت یافتہ ہو تا ہے۔ اگر تمہارے نصیب میں ہدایت ہوتی تواللہ شمصیں ضرور دیتا، اس کا ہر گزیہ مطلب نہیں ہے جن کے پاس ہدایت نہیں نعوذ باللّہ اللّه کا قصور ہے۔ وہی با تیں جو ہریہ اور قدریہ کا وَمَنُ یُّضُلِلُ فَلَنُ تَجِدَ اَلْهُمُ اَوُلِیّاً عَمَنُ وَوَهُمُر اَهُ كُر دے تو كوئی نہیں پائے گااس کے لیے آپ مد دگار اللّہ کے سوا، ہدایت اللّٰہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اس کو دیتا ہے جو طلب کرتا ہے۔ سید ھی سی بات ہے، گر اہی بھی انسان کے پاس خود نہیں آتی، اللّٰہ کے حکم کے بغیر۔ آپ کہہ سکتے ہیں اللّٰہ تعالی نے ہدایت کے مختلف طریقے ہیں۔ رکھے ہیں۔

دیکھئے دوطرح کی ہدایت سمجھ لیجئے، ایک ہوتی ہے ہدایت علمی، علم کی حد تک کسی کو پینہ چل جائے اللہ کیا چاہتا ہے؟ سس طرح چاہتا ہے؟ اسکی کیا حدود ہیں؟ نماز، روزہ وغیرہ سب اسمیں آجا تا ہے، یہ سب کیا چاہتا ہے؟ اسکی کیا حدود ہیں؟ نماز، روزہ وغیرہ سب اسمیں آجا تا ہے، یہ سب کومل جاتی ہے۔ معلومات کی حد تک۔ دوسری ہے ہدایت عملی (توفیق) مانگنے کی توفیق۔ یہ صرف اس کوملتی ہے جس کو اللہ چاہتا ہے۔ اور کسی کو سید ھے راستے سے بھٹکا نا اصل میں سزا ہے۔ اس لئے اللہ

تعالی فرماتے ہیں انھوں نے چاہانہیں ہم نے دیانہیں۔ کر وجو کرو، کہہ لوجو کہتے ہو، جس پر چاہے غصہ حجاڑلو، جس کو جو مرضی کہہ لو، ہدایت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، جو مانگتاہے اس کو ملتی ہے۔ مثال کے طوریر آپ کے اوپرایک ڈوری لٹکی ہے،اس کا ایک سر ااوپر آسان پر ہے اور دوسر اپنیے، آپ کے قدسے تقریباایک فٹ اونجاہے، لیکن ہے آپ کی رہنج میں ، اور آپ کہیں میں تو بیٹھی ہوں ، رسی آتی ہے توخو دمیرے پاس آئے، جب آپ بیٹھی ہیں تورسی تو تقریباً آپ سے دوڈھائی فٹ اوپر ہو گئی۔ پہلے آپ کو کھٹر اہونا پڑے گا۔ تکبر کے مارے انسان کھٹر اتو ہو جائے، اور آپ کہیں رسی خو دینچے اور آ جائے۔ آپ کہیں کھڑی تو ہو گئی ہوں، تواڑھائی فٹ کا فاصلہ ہے،وہ تو ختم ہو گیا، باقی ایک جھٹکا ہے۔ اب میں خو د نہیں پکڑتی،اللہ کرے تو کرے، کیاذ ہن میں تصور آرہاہے تکبر،جس چیز کی طلب ہوتی ہے، بندہ کوشش کر تاہے۔وہ کرسی رکھ کر کوشش کر تاہے اس کو پکڑلے، کوئی چیز اونچے مقام پر یڑی ہے، آپ لکڑی ہے، کسی چیز ہے، اچھل کریااسٹول پر چڑھ کراس کو پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ وہ چیز چل کر آپ تک تو نہیں آئے گی۔ آپ کو شش کریں گے۔ بیٹھنے سے آپ کو اٹھنا پڑے گا، جب اٹھ کے کھڑی ہوئی ہیں تو پھر آپ کوشش کیجئے، جمیہ کرنایڑے گاہاتھ اٹھاکر۔ جیسے ہی ڈوری آپ کے ہاتھ میں آتی ہے،اللہ آپ کو ہدایت دے دے گا۔ آپ بیٹے رہیں خو دسے نہ کیں اور آپ کہیں کہ اللہ ہدایت دے دیتاہے۔ایسے اللہ خو دسے ہدایت تبھی کسی کو نہیں دیتا۔ ا یک موقع پر حضرت علی کونبی پاک صلی الله علیه وسلم نے کہاعلی رات کی نماز کا کیا ہوا، بہت لا پر واہ انداز میں کہااللہ نے اُٹھاناہو گاتواٹھادے گا. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔ آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے کہا کہ تم اٹھو گے تواللّٰہ اٹھائے گا۔ ہم وہ اسباب رکھتے ہیں جس سے ہدایت ہم سے دور ہی رہے ، مل گئی توزند گی ہو حجل ہو جائے گی۔ تو پھر اللہ نا قدروں کو نہیں دیتا۔ نا قدروں کو

آپ یانی کا گلاس بھی نہیں دیتے، جو آپ سے یانی کا گلاس لے اور جاکے بچینک دے، تواللہ سبحانہ تعالیٰ ا بنی اتنی قیمتی کتاب بے قدروں کے ہاتھ میں دے دے۔ جہاں عمل کاموقع آیاوہاں جاکے آپ اسے ا یک سائیڈیرر کھ دیں، لہٰذا ہدایت کی جانی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔اس کو ہدایت ملتی ہے جو دل کا دروازہ کھولتا ہے۔ نبی گاکام صرف تبلیغ کرنا، دعوت دینا ہے۔ لیکن ہدایت اللہ کے تھم سے ملتی ہے اور بھٹکے ہوئے لو گوں کی سز اکیا ہے۔ اللہ تعالی ان کو دنیامیں گو نگا اور بہر ہ کر دیتا ہے، اور آخرت میں سزاکے طور پر گونگے اور بہرے ہونگے۔اس آیت کے اگلے جھے میں اس کا تذکرہ ہے۔ الله سبحانه تعالى فرماتے ہیں وَنَحُشُرُهُمُ يَوْمَ الْقِيمَةِ عَلَى وْجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكُمًا وَّصُمَّا اور ہم انہیں اکٹھاکریں گے، قیامت کے دن ان کے منہ کے بل ان کو جلاتے ہوئے اندھے، گونگے، اور بہرے بنا کر۔ منہ کے بل، سرنیجے، یاؤں اوپر۔ کسی نے یو چھااللّٰد کے نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے بیہ کیسے ہو گا،اللّٰہ منہ کے بل کیسے چلائے گا۔ نبی پاک صلی اللہ وسلم نے فرمایا جس طرح وہ یاوں پر چلا تاہے۔ جو یاؤں کے بل چلاناسکھا تاہےوہ منہ کے بل بھی چلائے گا،اور حال کیاہو گا اندھے، گونگے اور بہرے یہی تین ہدایت کے ذریعے ہیں۔ آپ ہدایت قبول کرتے ہیں ان تین چیزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ آپ کی یہ چیزیں بڑھادیتاہے۔اگر آپنے انہیں استعال نہیں کیا تواللہ قیامت کے دن کسی اور طریقے سے ان کو استعال میں لے آئے گا۔

مَاُوى هُمْ جَهِنَّمُ ان كَامُّهَا نَهُ جَهِمْ ہِ كُلَّمَا خَبَتُ جِبِ وہ دھیمی ہونے گئے گیا نگاروں كامُّھنڈ اہونا چنگاریوں كا بجھنا۔ زِدُهُمُّمُ سَعِیْرًا کہا جب جہنم کی آگ ذراطھنڈ کی ہونے لگے گی ہم ان کے لئے مزید بھڑكا دیں گے۔ ذلِكَ جَزَآؤُهُمُ بِأَفَّهُمُ كَفَرُو الإِلْيِتِنَا وَقَالُوٓ اعِلَا كُتّاعِظَامًا وَّهُ فَاتًا عَلَا الْمَبْعُوثُوْنَ حَلُقًا جَدِيْدًا اللهِ هِم اللهِ هِم اللهِ هُمُ بِأَفَّهُمُ كَفَرُو الإِلْيَتِنَا وَقَالُوٓ اعْلَا اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى وَاللهُ عَلَى اللهُ عَلَى وَاللهُ وَاللّهُ وَا

آول کے نیکر وَا اَنَّ اللّٰہِ اللّٰہِ

قُلُ لَّوْ اَنْتُمْ تَمُلِكُوْنَ خَزَ آبِنَ مَحْمَةِ مَقِي إِذَا لَآمُسَكُتُمْ خَشْيَةَ الْإِنْفَاقِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُوْمًا اللهِ الْكُوْانُ الْوِنْسَانُ قَتُوْمًا اللهِ الْفَاقِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ قَتُوْمًا اللهِ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ الل

کہہ دو کہ اگر میرے پرورد گار کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے (ان کو) بندر کھتے۔اور انسان دل کا بہت تنگ ہے۔

خَرَانُوں پر ایون کہ خُمَا قِرَیْ آمیر ہے رب کی رحمتوں کے خزانوں پر ایعنی رحمت کے خزانوں کی چابیاں تمہارے ہاتھ میں ہوتیں، جس کو چاہو بانٹ دو۔ خزانوں کی جگہ اب رحمت ہے اور کہا جارہا ہے لوگو تم بانٹو؛ میر کی رحمت لوگوں میں۔ رحمت بھی بارش کی صورت میں ہوتی ہے، کبھی اولاد کی صورت میں ہوتی ہے، کبھی دین کی صورت میں۔ کہا گیاتم تواتے گھٹے ہوئے دل کے مالک ہوں اِذَا الْاَمُسَكُتُمُ حَشُيَةً الْإِنْفَاقِ مِنَ كَانَ الْإِنْسَانُ قَتُونَمًا تَمُ اسے کو رحمت کے رحمت کے خزانے تمہارے کہ تحرّ آبِن کی حمقہ میں تالیہ کی محمقہ میں آلے اُلے اللہ کے رحمت کی خزانے تمہارے پاس ہوتے تو تم لوگ اپنے فطری بخل کے سبب اس کے دروازے بند کر دیتے کہ خزانے تمہارے بند کر دیتے کہ کہیں یہ خزانے ختم نہ ہو جائیں۔ اور انسان ہے ہی بہت نگ دل۔

کتنی بڑی حقیقت ہے، کتنا بچھ ہو تا ہے انسان کے پاس پھر بھی کہتا ہے ہائے بچوں کا کیا ہو گا۔ ذراسا کاروبار کے نفع میں کی ہو جائے کاروباری لوگوں کے منہ لٹک جاتے ہیں۔، کام ٹھیک نہیں جارہا آج کل حالات ٹھیک نہیں۔ کی صرف اتنی ہوتی ہے کہ پہلے کروڑوں آتے تھے آج کل لاکھوں آرہے ہیں۔ اور جو کوئی اللہ کے نام پر جو خرچ ہورہا تھاوہ بھی رک جا تا ہے۔ سورۃ ملک میں کہا، اسے خبر نہیں ہے جس نے پیدا کیا ہے؟ اللہ تو ہماری رگ رگ سے واقف ہے۔ ایک انجینئر کو توزیادہ پتہ ہوتا ہے کہ اس مشین میں کیا نقص ہے؟ مشین کیسے چلتی ہے کیا کرے گی؟ کیا اللہ کو پتہ نہیں ہے؟ہم کیا کریں گ

کے لئے بھی اسی کا دل کھلتا ہے جس کا دل اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کو کرتا ہے۔ بہت سارے لوگ ہدایت کے راستے سے ہٹ جاتے ہیں۔ یا سنجیدہ نہیں ہوتے، اب کچھ خرچ کرنا پڑے گا۔ امام بخاری کے واقعات پڑھتے ہیں ان لوگوں کی کیا ترجیحات تھیں، آج ہماری کیا ترجیحات ہیں۔ پچھلی آرہی ہیں، جب اللہ تعالی ہدایت کی بات کرتے ہیں تولوگوں کے مطالبات بڑھ جاتے ہیں۔ یہ سونے کا بن جائے، یہ چاندی کا بن جائے، اللہ تعالی کہتے ہیں چھوڑ دو، ان لوگوں کو انہوں نے نہیں ماننا۔

کئی د فعہ آپ خو د محسوس کرتے ہیں، یہ نہیں مانیں گے، انہوں نے فیصلہ کرلیاہے، یہاں بھی سنجیدہ نہیں ہیں۔ سنجید گی کے ساتھ سوچنے کی ضرورت ہے۔ صحیح معنوں میں کیاہم اللہ کی کتاب کووہ حق دیتے ہیں، جو اس کا حق ہے۔ جب تاریخ پڑھتے ہیں جولوگ قران حدیث کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے، اپنی زندگی کاہر ایک لمحہ اس پر لگاتے تھے، جب پڑھتے ہیں دل خون کے آنسورو تاہے۔ آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟ آج ہم مسلمانوں کی جو پستی ہے،جو ذلت ہے آپ اس کو کوئی بھی نام دے دیں، آج ہم نے اللہ کی کتاب اور حدیث کو پس پشت ڈالا ہواہے۔اسی لیے آج چندلوگ جو اللہ کے دین کا کام کرتے ہیں، تووہ دوسروں کی نظر میں ہوتے ہیں، بیو قوف نظر آتے ہیں۔ کیاہے؟ کب ہو گا؟ کب یہ کورس ختم ہو گا؟ کب آپ کی اور ان کی حدیث کی کلاسیں مکمل ہوں گی؟ کب تم واپس آوگے؟ ہماری زندگی میں کتنی اچھی اور پیاری دوست ہوتی ہیں جو دین کی دعوت کے لیے بلاتی ہیں کیکن وہ آتی ہی نہیں۔ ہدایت کے لئے بلاتے ہیں، وہ آتے ہی نہیں۔اگر کسی میں طلب ہوتی ہے، تواللہ تعالی دور سے ہی سنادیتے ہیں۔جس کو اللہ تعالی سنو اناجاہے تو بہانہ بنا کر سنادیتا ہے ، ایک مرتبہ میں کسی لیکچر میں گئی بہت کم خواتین آئی ہوئیں تھیں۔ میں نے گھر والوں کو کہا بھی کہ لوگ یہاں پر نہیں آئیں گے ، آپ یقین کریں اس وقت میر سے پاس کال آئی امریکہ سے اور وہ خاتون آن لا کین ڈیڑھ گھنٹہ اس نے خود بھی سنا اور اپنے ساتھ ستر اسی بندوں کو بھی سنایا ہے ہوتی ہے طلب۔ اور جس نے نہیں سننا ہوتا بہانہ بنائے گا اور وہ اٹھ کر چلا جائے گا۔ وہ کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر چیوڑ دیں گے۔ کام کا بہانہ، وہ مصر وفیات کا بہانا، وہ قرض کا بہانہ، وہ پڑھائی کا بہانہ، وہ بچ کا بہانہ، یہ جب بہانے ہوتے ہیں تواللہ تعالی کو اسکی ضرورت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالی کہتے نکالوان کو یہاں سے۔ جس طرح ناپسندیدہ لوگوں سے انسان جان چھڑ اتا ہے۔ یقین کریں اللہ تعالی ناپسندیدہ لوگوں کو قرآن مجیدے نزدیک نہیں آنے دیتا۔

اب آپ بید نہ سوچناشر وع کر دیں کہ جو یہاں درس میں نہیں آتے وہ اچھے نہیں ہیں۔ ایک کوئی بھی مثال آپ سنیں توخو دپر لے آیا کریں، آج میں تھی ہوئی ہوں، میں نہیں کر سکتی، آج میں نے نہیں پڑھاتھا، تو یہ میری سزاتھی، خو دپر لیں۔ کس وجہ سے اللہ تعالی نے جھے آج تو فیق نہیں دی۔ کبھی کسی کومت سوچیں کہ وہ نہیں آر ہا، وہ نہیں پڑھ رہا۔ سب کو چھوڑ دیں ہمیں اپنی سوچنی چاہیے۔ ہم نے تو اپنے آپ کوسیدھا کرنا ہے۔ آج ہم دنیا میں چھوٹی چیوٹی چیوٹی پر پریشان ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالی نے قر آن مجید میں کہیں پہ بچھ کہیں پہ بچھ کہا ہے کہ ان کو اندھا اٹھایا جائے گا، یہ گمر اہ لوگ ہیں۔ لوگ اس بات پر بہت اعتراض کرتے ہیں کہ دیکھیں قر آن مجید میں کتنا تضاد ہے، اللہ تعالی کہتے ہیں کہ وہ اندھے اور بہرے بنادیئے جائیں گے۔ ایک جگہ قر آن پر آتا ہے کہ وہ لوگ چینیں گے، چلائیں گے، اللہ کو پکاریں گے۔

یادر تھیں مختلف حالات میں مختلف سزائیں ملیں گی۔لوگوں کے اعمال کے مطابق جہنم میں ان کو سزا ملے گی۔اللّٰہ تعالی جہنم میں لوگوں کوان کے عمل کے مطابق سزائیں دے گا۔

الله سبحانه تعالى سے دعاكريں الله تعالى دور سے بھى ہميں جہنم نه د كھائے۔ (آمين) اتنی خو فناك جگه ہے کہ وہاں جاکر انسان کو حسرت ہو گی، پیرجو آیت ہے کہ لوگ اندھے اور بہرے ہوں گے اس کی تفسیر میں مختلف علماء کہتے ہیں جہنم میں کو ئی ایسی چیز نہیں ہو گی جو ان کی آئکھوں کی ٹھنڈ ک ہو ، واللہ تعالیٰ عالم ۔ کوئی خیر کی خبر نہیں ہوتی۔ آپ د نیامیں دیکھیں کچھ لوگ جب بہت پریشان ہوتے ہیں تو اُن کوا بنی پریشانی کے سوا کچھ نہیں سجھائی دیتا۔ جہنم میں وہ اتنے پریشان ہوں گے، جہنم ان کو دیکھے گی، چیخے گی، جلائے گی، سورۃ ملک میں پڑھ لیجئے۔جبوہ اس میں ڈالے جائیں گے تو جہنم کا چیخنااور چنگھاڑنا، لے کر آئے گی،اس وقت جتنی بھی جہنم میں چیزیں ہوں گی اس وقت ان کو اپناانجام د کھائی دے رہا ہو گا۔اس لئے ارد گر دسے بے نیاز ہو نگے اندھے، گونگے بہرے۔ حدیث میں آتاہے تین چیزوں کاانسان سے حشر ہو گا، کچھ پیدل، کچھ سواریوں پر،اینے اعمال کے مطابق اچھی سواری بھی ہو سکتی ہیں ، اور کمزور سی بھی ہو سکتی ہیں ، اپنے اعمال کے مطابق اور کچھ منہ کے بل چل رہے ہوں گے۔ قبر سے نگلتے ہی کہہ دیاجائے گا کہ ٹائلیں اوپر کرومنہ کے بل چلو۔ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یو چھا ہیہ منہ کے بل کیسے چلیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایہ ایسے چلیں گے، جیسے یاؤں کے بل چلتے ہیں، اللہ سکھادے گا۔ ابوذر کی روایت ہے کہ لوگ تین قسم کے بناکر اٹھائے جائیں گے۔ 1 ، کھانے پینے اوڑ ھنے والے۔ 2، چلنے والے اور دوڑنے والے۔ 3، تیسرے وہ جن کو فرشتے اُوندھے منہ چلائیں گے۔صحابہ نے یو چھایہ دوسرے کون ہے؟ یہ چلنے پھرنے اور دوڑنے والے کون ہیں؟ فرمایا؛ سواریوں پر آفت آجائے گی۔ پھرلوگ بھا گناشر وع ہو جائیں گے ، قیامت کے دھاکوں سے سواریاں قابو سے باہر ہو جائیں گی۔ یہ کوئی جھوٹی اور معمولی بات تھوڑی ہے جہنم کوئی جھوٹی چیز نہیں ہے۔ ساری زندگی جن کو ہدایت کی طرف بلایا جاتا تھا، اور وہ نہیں

آتے تھے، بلا آخران کا کیا کرنا تھا۔ کچھ چیزیں ہوتی ہیں آپ اٹھا کر بچینک دیتے ہیں اور کچھ چیزیں ایس ہوتی ہیں جن کو آپ چاہتے ہیں کوئی نہ دیکھے، تو آپ باریک باریک کاٹ کے بھینک دیتے ہیں۔ جہنم چوراچوراکر دے گی، ہڈیوں کوچوراچوراکر دے گئے۔ قیامت بھیٹریش کین ہے۔ جہنم میں ان لو گوں کے ساتھ بہی کچھ ہو گا۔ کسی کو جلا ہا جائے گا، کسی کو چورا جورا کیا جائے گا، کسی کو کا ٹا جائے گا۔ اور بہ وہاں جاکر اس دن احساس ہو گا کہ ہم نے اپنے آپ کو خسارے میں رکھا، نقصان میں رکھا۔ میں ا کثر سوچتی ہوں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن مرنے کو دل نہیں کر تا۔ ہماری نظر آگے لگی ہونی چاہیئے کہ ہماری اصل وہی ہے۔ مرنے سے پہلے اپنی آگے کی زندگی کو سنوار لیں۔ مومن کی نظریں ہمیشہ موت یر لگی رہتی ہیں، چاہے وہ جہاں بھی چلا جائے۔لیکن اس کے دل میں یہ خیال ہو ناچاہیے کہ میں نے کب اللہ سے ملنا ہے۔ جس کی نظریں جہاں گئی ہوتی ہیں وہاں جانا آسان ہوتا ہے۔اسی لئے اللہ سبحان تعالیٰ یہاں پریہی بات فرماتے ہیں جنہوں نے ہدایت کے بغیر زندگی گزار دی ان کو کیا کشش ہے اور کا فروا قعی غم سے ہی مر جائیں۔اس کے ساتھ جو آگے ہونے والا ہے۔